بسم اللہ الرحمن الرحیم

بچے کو دودھ پلایا گیا لیکن فوراً باہر نکل آیا تو کیا حرمتِ رضاعت ثابت ہوگی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ میں بہت چھوٹی تھی، تب میری امی کا انتقال ہوگیا تھا، اور مجھے دودھ کی ضرورت تھی، تو پھوپھو نے مجھے صرف ایک منٹ کے لیے دودھ پلایا اور مجھے فوراالٹی اور موشن ہو گئے تھے، پھر اس کے بعد نہیں پلایا، یعنی وہ کہتی ہیں کہ جیسے ہی دودھ اندر گیا، تو سارا دودھ نکل کر باہر آگیا تھا، اندر کچھ بھی نہیں بچا، تو آپ بتائیں کہ میرا رشتہ ان کے بیٹے کے ساتھ ہوسکتا ہے؟ ہم یہیں کرنا چاہتے ہیں، لیکن میرے اور ان کے ابو نہیں مان رہے۔ آپ مجھے اس بات کا جواب دے دیجیے۔ میں بہت سٹریس میں ہوں۔

جواب

پوچھی گئی صورت میں اگر آپ کی پھوپھو نے مدت رضاعت (اسلامی تاریخ کے لحاظ سے اڑھائی سال کی مدت) کے اندر آپ کو دودھ پلایا تھا، اور دودھ معدہ میں پہنچ گیا تھا، پھر قے آئی، تو حرمت رضاعت ثابت ہوگئی، اور پھوپھو کے بیٹے آپ کے رضاعی بھائی بن گئے، لہٰذا شرعی اعتبار سے ان کے کسی بیٹے سے آپ کی شادی نہیں ہو سکتی، نیز یاد رہے کہ حرمت رضاعت کا مدار دودھ کے معدہ میں پہنچنے پر ہے، لہٰذا جب دودھ معدہ تک پہنچ جائے، تو حرمت رضاعت ثابت ہوجاتی ہے اور ایسی صورت میں الٹی یا موشن آنے کا اس پر کوئی اثر واقع نہیں ہوتا۔

حرمت رضاعت کے ثبوت کی مدت: بچے کو دودھ پلانے کی مدت قمری حساب سے 2 سال ہے، جبکہ دو سال کے بعد دودھ پلانا، ناجائز و حرام ہے، البتہ! حرمتِ رضاعت ثابت ہونے کی مدت اڑھائی سال یعنی 30 ماہ ہے، یعنی اڑھائی سال (30 ماہ) تک دودھ پلانے سے حرمت رضاعت ثابت ہوجاتی ہے، لہٰذا اگر قمری (چاند کی تاریخ کے) حساب سے 30 ماہ عمر ہونے سے پہلے دودھ پلایا تھا، تو حرمت رضاعت ثابت ہے۔

الفتاوی الولوالجیہ میں ہے ”الرضاع قلیلہ و کثیرہ سواء۔۔۔ کذلک لو کان سعوطا او وجورا، لانھما یوصلان اللبن الی المعدۃ فیحصل الاثبات“ ترجمہ: رضاعت کے معاملے میں دودھ کی مقدار کم یا زیادہ ہونا، دونوں برابر ہیں، اسی طرح اگر ناک یا منہ کے ذریعے دودھ ڈالا، (تب بھی حرمت ثابت ہوگی)، کیونکہ یہ دونوں طریقے دودھ کو معدے تک پہنچاتے ہیں، لہٰذا رضاعت کا ثبوت حاصل ہو جاتا ہے۔ (الفتاوی الولوالجیۃ، جلد 1، صفحہ 365، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

حرمت رضاعت ثابت ہونے کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یحرم من الرضاع مایحرم من النسب" ترجمہ: جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں، وہ رضاعت (دودھ کے رشتے کی وجہ) سے بھی حرام ہوجاتے ہیں۔ (صحیح بخاری، کتاب الشہادات، صفحہ 480، رقم الحدیث 2645، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

حدیثِ مبارک کے تحت شرح مصابیح السنۃ لابن ملک میں ہے "فیه دلیل علی أن حرمة الرضاع کحرمة النسب بین الرضیع و فروعه فقط دون سائر أقاربه وبین المرضعة وسائر أقاربها في المناکح" ترجمہ: اس حدیثِ مبارک میں اس بات پر دلیل ہے کہ نکاح کے معاملے میں رضاعت کی حرمت نسب کی طرح ہونے کا تعلق (دودھ پلانے والی کے حق میں) صرف دودھ پینے والے اور اس کی اولاد کے مابین ہے، دودھ پینے والے کے دیگر اقارب کے ساتھ حرمت متعلق نہیں اور (دوسری طرف یعنی دودھ پینے والے کے حق میں حرمت کا تعلق) دودھ پلانے والی اور اس کے تمام اقارب کے مابین ہوگا۔ (شرح مصابیح السنۃ لابن ملک، جلد 3، صفحہ 568، مطبوعہ: إدارۃ الثقافۃ الاسلامیۃ)

تنویر الابصار و دُرِ مختار میں ہے "(لا) حل (بین الرضیعة وولد مرضعتها) أي التي أرضعتها" ترجمہ: دودھ پینے والی بچی اور دودھ پلانے والی عورت کہ جس نے اسے دودھ پلایا، اس کے بیٹے کے درمیان نکاح حلال نہیں۔ (تنویر الابصار و دُرِ مختار، جلد 4، صفحہ 399، مطبوعہ: کوئٹہ)

صدر الشریعہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "بچہ نے جس عورت کا دودھ پیا۔۔۔ اس عورت کی تمام اولادیں، اس کے بھائی بہن، خواہ اسی شوہر سے ہوں یا دوسرے شوہر سے، اس کے دودھ پینے سے پہلے کی ہیں یا بعد کی یا ساتھ کی۔" (بہار شریعت، جلد 2، حصہ 7، صفحہ 37، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ الْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں، (یہ حکم) اس کے لیے (ہے) جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے۔ (پارہ 2، سورۃ البقرۃ 2، آیت 233)

تفسیر صراط الجنان میں ہے "آیت کا خلاصہ اور اس کی وضاحت یہ ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔ دو سال مکمل کرانے کا حکم اس کے لیے ہے جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے؛ کیونکہ دو سال کے بعد بچے کو دودھ پلانا ناجائز ہوتا ہے، اگرچہ اڑھائی سال تک دودھ پلانے سے حرمت رضاعت ثابت ہوجاتی ہے۔" (تفسیر صراط الجنان، جلد 1، صفحہ 356، 357، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

تنویر الابصار میں علامہ تمرتاشی رحمۃ اللہ تعالی علیہ رضاعت کی تعریف و مدت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "الرضاع هو مص من ثدي آدمية في وقت مخصوص حولان ونصف عنده وحولان عندهما وهو الأصح" ترجمہ: مخصوص مدت میں عورت کا پستان

چوسنا رضاعت ہے، (وہ مدت) امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک اڑھائی سال ہے جبکہ صاحبین رحمۃ اللہ تعالی علیہما کے نزدیک صرف دو سال ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ (تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، جلد 4، صفحہ 386، مطبوعہ: کوئٹہ)

اگرچہ دو سال کے بعد دودھ پلانا جائز نہیں، لیکن اڑھائی سال تک دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوجائے گی، جیسا کہ کنز الدقائق میں ہے "وحرم به وإن قل في ثلاثين شهرا اما حرم بالنسب" ترجمہ: اڑھائی سال کے اندر اندر دودھ پینے سے وہ رشتے حرام ہوجائیں گے، جو نسب سے حرام ہوتے ہیں، اگرچہ تھوڑا سا دودھ پیا ہو۔ (کنز الدقائق، صفحہ 111، مکتبہ امام احمد رضا، راولپنڈی)

امام اہل سنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "فالأحوط أن يعمل بقولهما في الفطام وبقوله في التحريم عملا بالاحتياط في الموضعين" ترجمہ: پس زیادہ احتیاط یہی ہے کہ دودھ چھڑانے میں امام ابو یوسف و امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے قول پر عمل کیا جائے اور تحریم (حرمت رضاعت ثابت ہونے) کے مسئلے میں امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول پر عمل کیا جائے؛ تاکہ دونوں مواقع میں احتیاط پر عمل ہوجائے۔ (جد الممتار علی رد المحتار، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج 4، ص 657، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدر الشریعہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1367ھ/1948ء) لکھتے ہیں: "بچہ کو دو برس تک دودھ پلایا جائے، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ دودھ پینے والا لڑکا ہو یا لڑکی اور یہ جو بعض عوام میں مشہور ہے کہ لڑکی کو دو برس تک اور لڑکے کو ڈھائی برس تک پلا سکتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ یہ حکم دودھ پلانے کا ہے اور نکاح حرام ہونے کے لیے ڈھائی برس کا زمانہ ہے یعنی دو برس کے بعد اگرچہ دودھ پلانا حرام ہے مگر ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلا دے گی، حرمت نکاح ثابت ہوجائے گی اور اس کے بعد اگر پیا تو حرمت نکاح نہیں، اگرچہ پلانا جائز نہیں۔" (بہار شریعت، جلد 2، حصہ 7، صفحہ 36، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مذکورہ مدتوں کا اعتبار قمری حساب سے ہوگا، جیسا کہ رضاعت کے ایک مسئلہ کے جواب میں مفتی محمد نور اللہ نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لکھا: "اگر مسماۃ عرشاں نے صدیق کی ماں کا دودھ ڈھائی سال قمری کے اندر پیا ہے، اگرچہ ایک ہی قطرہ پیا ہو، تو وہ صدیق کی بہن بن جائے گی اور صدیق کا لڑکا محمد اس کا بھتیجا اور وہ اس کی پھوپھی ہوئی، تو ان کا نکاح نہیں ہو سکتا، اور اگر پورے ڈھائی سال قمری کے پیچھے دودھ پیا ہے، تو اس کا کوئی اعتبار نہیں اور نکاح جائز ہوگا۔۔۔ قمری سال بارہ ماہ کا چاند کے لحاظ سے ہوتا ہے اور انگریزی اور دیسی سال سے تقریبا دس دن چھوٹا ہوتا ہے۔" (فتاوی نوریہ، جلد 2، صفحہ 617، 618، دار العلوم حنفیہ فریدیہ، بصیر پور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5484

تاریخ اجراء: 26 ربیع الآخر 1448ھ/08 اکتوبر 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net